بسم اللہ الرحمن الرحیم

التحقیق والتقدیم علی خلاصۃ البیان فی شرح لغات المشکوٰۃ

تمام ستائشین رب خالق، مدبر عالم، معبود حقیقی کیلئے ہیں اور صلواۃ و سلام اشرف مخلوقات، مقصود اعلیٰ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور آپ کے آل، اصحاب، ارباب سخا پر اور آپ کے پیروکاروں اور ان پر جنہوں نے ہر موجود و مفقود میں ان کی پیروی کی۔

اما بعد! معزز گرامی قدر رئیس الجامعہ و ارباب مناصب عالیہ اور میرے استاذ علمائے اعلام (کوہ ہائے علم) کے راہنما اور سامعین مقالہ مقصودہ میں فکر کے حاملین۔

سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے اس مقصد عظیم پر ہماری رہنمائی فرمائی، جس کی رہنمائی کے بغیر ہم کبھی بھی راہ پاسکنے والے نہ تھے اور دوسرے نمبر پر میں شکر ادا کرتا ہوں اپنے گائیڈ استاذ علامہ ابو سعید غلام مصطفیٰ قاسمی مدظلہ کا جنہوں نے اس عظیم کام کی طرف مجھے توجہ دلائی اور تیسرے نمبر پر شکر گذار ہوں رئیس الجامعہ اور جامعہ کے جمیع اراکین کا جنہوں نے مجھ سے اس جوہر عظیم کو قبول فرمایا۔ اور چوتھے نمبر پر میں شکر ادا کرتا ہوں تمام ایسے اشخاص کا جنہوں نے تحقیق و تنقید میں میری، اہل کرم جیسی مدد فرمائی اور شکریہ ادا کرنے والے پر خدائے رحیم رحم فرماتے ہیں اور اسپر مزید انعام فرماتے ہیں۔

علم و ادب کے پہاڑوں پر یہ مخفی نہیں کہ سرزمین سندھ قدیم اور حالیہ بلوچستان نے بہت سی ایسی شخصیات جنم دی ہیں جو ہر زمانے میں دانشمندانہ سیاسیات اور عمدہ ترین دینیات میں اطراف عالم کے اندر ضرب المثل کے طور پر جانے پہچانے جاتے ہیں۔

انہی میں سے ایک سید صوفی باقی باللہ عبدالوہاب ولد زین الاحباب محمد عیسیٰ جیلانی ناصری بھاگوی بلوچستانی ہیں جن کی مثال سندھ، بلوچستان میں بھی کہیں نہیں ملتی، آپ بڑے عالم فاضل، زاہد صوفی باقی باللہ تھے، آپ کی وفات سنہ ۱۲۵۷ھ میں ہے، آپ سید صوفی میر جان اللہ شاہ رضوی نقوی روہڑی والے متوفی سنہ ۱۱۶۷ھ کے

خلفاء میں سے تھے۔ اور وہ سید صوفی عنایت شاہ جھوک میرانپوری متوفی سنہ ١١٣٠ھ کے خلفاء میں سے تھے۔

سید عبدالوہاب رحمہ اللہ تعالیٰ نے دین اور علوم دینیہ کی ایسی خدمت کی جس کی مثال ان سے پہلے نہیں ملتی۔

آپ نے کتاب مشکوٰۃ المصابیح مؤلفہ خطیب ولی الدین ابو عبداللہ محمد تبریزی متوفی سنہ ٧٤٠ھ (تقریباً) کے مشکل الفاظ کی شرح لکھی ہے، یہ حدیث کی کتاب ہے جو کہ مصابیح السنۃ مؤلفہ محی السنۃ ابو محمد حسین بغوی متوفی سنہ ٥١٦ھ پر لکھی گئی ہے، آپ کی یہ کتاب مسمی بہ خلاصۃ البیان ایک ضخیم مجلد میں ہے جو کہ چار سو صفحات پر مشتمل ہے، اس کے شروع میں اصول حدیث کے اہم مسائل پر ایک مختصر سا رسالہ ہے جو کہ اسی مصنف کا ہے۔ آپ کی یہ کتاب ایسی ہے کہ مشکوٰۃ المصابیح پر ایسی خاص نوعیت کی شرح آج تک نہیں لکھی گئی جبکہ یہ حدیثی خدمت مختلف النوع مؤلفات حدیثیہ میں ایک اہم نوع ہے اور جبکہ قرآن کریم و حدیث نبوی علیٰ صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کے لغات کی حفاظت اسلام کے اہم ترین امور میں سے ایک عظیم امر ہے، اس لئے کہ اسلام میں تحریف لفظی و معنوی کے راہ پانے سے اسلام کی حفاظت کا دارومدار صرف اسی پر ہے، کسی نے کیا ہی خوب فرمایا ہے:

حفظ اللغات علینا - فرض کفرض الصلواۃ

فلیس یضبط دین - الا بحفظ اللغات

یعنی لغات کو محفوظ رکھنا ہم پر - فرض ہے مانند نماز کی فرضیت کے

اس لئے کہ کوئی دین محفوظ نہیں رکھا جاسکتا - مگر حفظ لغات کے ذریعے

سید عبدالوہاب رح کی یہ کتاب کمیاب تھی، قریب تھا کہ بالکل ہی نایاب ہوجاتی، اس لئے کہ بجز ایک ہی قلمی نسخے کے جو کہ علامہ استاذ ابو سعید غلام مصطفیٰ قاسمی مدظلہ کے پاس تھا اور کہیں اس کا نام و نشان نہ ملتا تھا اور مصنف علامہ سید عبدالوہاب صوفی جیلانی

کا کتب تواریخ و تراجم میں کہیں تذکرہ نہ تھا۔ تو رہنمائے اعظم استاذ الشرفین علامہ ابو سعید غلام مصطفیٰ قاسمی مدظلہ نے مجھے اس تحقیقی و تنقیدی بحث کی طرف توجہ دلائی، تاکہ میں کتاب پر تحقیق و تقدیم کا کام کروں اور بحث کے ضمن میں مؤلفِ علام کا تفصیلی تذکرہ کروں تو میں نے کمر کس لی (بھرپور تیاری کرلی) اور مراکزِ علومِ دینیہ و فنون عربیہ کے مکتبات اور ملکی آثارِ قدیمہ گاہوں و عجائب خانوں اور تعمیر شدہ مزارات کے چکر کاٹے حتیٰ کہ مؤلف علامہ سید عبدالوہاب جیلانی بھاگوی کے شہر بھاگ ناڑی (بلوچستان) کی طرف کئی بار سفر کیا اور مؤلف علام کے مقام ارشاد و بیعت و خلافت روہڑی کا سفر کیا جو کہ سید عبدالوہاب جیلانی بھاگوی کے مرشد سید میر جان اللہ شاہ رضوی نقوی کا مسکن ہے اور سید عبدالوہاب جیلانی کے مرشد کے مرشد سید عنایت شاہ جھوکوی کے مسکن جھوک میرانپور کا سفر کیا اور ان بزرگوں کے حالات ان کے بعض جاننے والوں سے تفتیش کیں اور ملکی تذکرات و تواریخ سے جمع کیں، ان بزرگوں کے مزارات اور بعض آثار (تبرکات) کے فوٹو لیئے جو کہ مقالہ میں شامل ہیں اور مقالے کو میں نے ترتیب دی ہے ایک مشکوٰۃ ایک مقدمہ اور تین ابواب اور تین زجاجات اور ایک خلاصہ اور تین مصابیح پر تینوں کتاب خلاصۃ البیان، مشکواۃ المصابیح، مصابیح السنۃ کے ناموں کو مد نظر رکھ کر اور مصابیح و مشکواۃ و خلاصہ کیلئے مقدمہ ابواب زجاجات ضروری ہوتی ہیں۔ چنانچہ لیجئے میرے بحث (مقالہ) کا خلاصہ۔

(۱) مشکوٰۃ، سید عبدالھاب جیلانی مؤلف خلاصۃ البیان کے تذکرے میں جو کہ (۲۱۵) صفحات پر مشتمل ہے۔ (۷۰-۲۸۴)

اس میں میں نے سید صاحب کے مفصل حالات اپنی اطلاع کے موافق بیان کی ہیں اور اس میں سید میر جان اللہ رضوی، نقوی روہڑی والے بزرگ اور سید صوفی عنایت شاہ جھوکوی کا مختصر تذکرہ بھی کیا ہے، وغیرہ۔ ان تین بزرگوں کا تذکرہ جس طرح میں نے کیا ہے مجھ سے پہلے کسی نے اس طریقے پر نہیں کیا، اس لئے کہ سید عبدالوہاب کا

تذکرہ تو سرے سے کتب تواریخ و تذکرات میں تحریر ہوا ہی نہیں، نہ کسی عربی کتاب میں اور نہ ہی کسی سندھی، اردو، فارسی وغیرہ میں بجز بعض سندھی و اردو کتب میں انتہائی اختصار کے ساتھ جو کہ خلل سے خالی نہیں، اور باقی دو بزرگوں کے حالات تواریخ سندھ میں اگرچہ پائے تو جاتے ہیں لیکن ان کا کتب عربیہ میں بالکل وجود ہی نہیں۔ لہذا بلاشک یہ ایک علمی، دینی، ادبی، وطنی بلکل نئی خدمت ہے۔

(۲) مقدمہ: لغتہ قرآن و حدیث اور ان کی عربیت میں مقام و حیثیت کے بیان میں یہ (۲۴۵) صفحات پر مشتمل ہے (۲۸۵-۵۲۹)

میں نے اس میں لغتہ قرآن و حدیث کی اہمیت پر بحث کی ہے اور قرآن و حدیث کی عربیت میں مقام و حیثیت سے بحث کی ہے، جس میں اعجاز قرآن کے بحث کو بھی ضمناً درج کردیا ہے اور ان چند احمقہائے عالم کے اجمالی احوال بھی ذکر کردیئے ہیں جو قرآن کریم کا نظیر لانے کے درپئے رہے۔ نیز ان کا گھٹیہ کلام بھی (بطور نمونہ کے) پیش کردیا ہے۔

(۳) باب اول: علم حدیث کے بیان میں، اس میں تین فصلیں ہیں، فصل اول علم حدیث کی معرفت میں، فصل دوم علم حدیث کی فضیلت میں، فصل سوم غریب الحدیث کے بیان میں، یہ باب (۵۹) صفحات پر مشتمل ہے (۵۳۰-۵۸۸)

(۴) باب دوم: علم اصول حدیث میں، اس میں تین فصلیں ہیں، فصل اول علم اصول حدیث کی معرفت میں، فصل دوم جرح و تعدیل کے بیان میں، فصل سوم صفاتِ مجرحین و معدلین کے بیان میں اور یہ باب (۷۶) صفحات پر مشتمل ہے۔ (۵۸۹-۶۶۵)

(۵) باب سوم: مؤلفات علم حدیث و اصولِ حدیث میں، اس میں تین فصلیں ہیں، اول علمِ حدیث میں مؤلف کتب کے انواع کے بیان میں۔ فصل دوم مؤلفاتِ علم اصولِ حدیث میں۔ فصل سوم اہم تالیفاتِ غریب الحدیث میں اور یہ باب (۱۰۲) صفحات پر مشتمل ہے (۶۶۶-۷۶۷)

(۶) زجاجہ اول: امام بغوی مؤلفِ مصابیح السنۃ کے تذکرے میں اور یہ (۲۱) صفحات پر مشتمل ہے (۷۶۸-۷۸۸)

(۷) زجاجہ دوم: امام ابو عبداللہ محمد خطیب تبریزی مؤلف مشکوٰۃ المصابیح کے تذکرے میں اور یہ (۲۴) صفحات پر مشتمل ہے۔ (۷۸۹ - ۸۱۲)

(۸) زجاجہ سوم: مشکوٰۃ المصابیح کے شارح اول اور مؤلفِ مشکوٰۃ کے استاذ و شیخ امام طیبی کے تذکرے میں اور یہ (۱۶) صفحات پر ی مشتمل ہے۔ (۸۱۳-۸۲۸)

(۹) خلاصہ: بلوچستان میں بارھویں صدی ہجری تک کے مشہور خادمین حدیث (محدثین) بڑے علماء کرام کے اجمالی تذکرے ہیں۔ یہ بلوچستان کے باسٹھ محدثینِ کرام کے تذکرہ پر محیط ہے اور (۱۷۵) صفحات پر مشتمل ہے (۸۲۹-۱۰۰۳)

(۱۰) مصباح اول: مصابیح السنۃ اور مشکوٰۃ المصابیح کے درمیان امتیازات کے بیان میں اور یہ (۱۹) صفحات پر مشتمل ہے (۱۰۰۴-۱۰۲۲)

(۱۱) مصباحِ دوم: کتاب خلاصۃ البیان وفی شرح لغات المشکوٰۃ کے تجزیئے میں اور اس کی فضیلت کے میں اور یہ (۲۷) صفحات پر مشتمل ہے (۱۰۲۳-۱۰۴۹)

(۱۲) مصباحِ سوم: تحقیقِ مؤلف رحمہ اللہ کے مراجع کے تذکرے میں اور یہ (۱۶۹) صفحات پر مشتمل ہے۔ (۱۰۴۰-۱۲۱۱)

اور مقالے کے ابتداء میں تصاویری صفحات اور خاص قلمی کتب کے بعض صفحات کی فوٹو کاپیاں ہیں (۱-۲۶) اس کے بعد مقالے اور اس کے جدوجہد سے متعلق مقالہ نگار کی سخن رانی ہے جو کہ (۴۳) صفحات پر مشتمل ہے (۲۷-۶۹) اور مقالے کے آخر میں یہ خلاصہ و اختصار ہے، انگریزی زبان میں (I-XIII) اور اجمالی و تفصیلی فہرست مقالہ ہے۔ (۱۲۱۹-۱۲۴۸ الف) اور مراجع و مصادر کا ذکر ہے (۱۲۴۸ب-۱۲۵۸) اور مقالے کے ابتداء میں خلاصہ بزبان عربی و اردو ہے۔

بس اب آپ کے دربار عالیہ سے امید رکھتا ہوں کہ اس پیش کردہ مقالے کو عمدہ طریقے پر قبول فرمائیں گے۔ اللہ آپ کو اور مجھے اعمالِ خیر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مقالہ نگار داوشاہ بن ریحان الحق۔ استاذ الحدیث جامعہ عربیہ مفتاح العلوم حیدر آباد (پاک)